ساتواں مرثیہ عنوان گھر

مطلع : لایقِ شُکر ہے ہر حال میں نعمَت گھر کی

بند: ۸۳

تصنیف: ۱۹۹۷ء

ظُلمَت سے جو آثار سَحَر میں آئے
اک حلقۂ اَربَابِ نَظَر میں آئے
مانوس تھی یوں منبر و مجلس کی فضا
بیٹھے تو لگا کہ اپنے گھَر میں آئے

۱

لایقِ شکر ہے ہر حال میں نعمت گھر کی
ساعتِ راحت و آرام ہے ساعت گھر کی
گھر کے لوگوں سے بڑھا کرتی ہے وقعت گھر کی
ناز بن جاتی ہے تاریخ کا حُرمت گھر کی
گھر کے افراد ہی جب وجہِ شرف بنتے ہیں
تب کہیں یثرب و بطحا و نجف بنتے ہیں

۲

گھر میسّر ہو تو لازم ہے تشکّر گھر کا
خوب ہے گھر سے بھی اچھا ہو تاثّر گھر کا
حَدِ اخلاق میں جائز ہے تفاخر گھر کا
مگر اچھا نہیں ہوتا ہے تکبّر گھر کا
اہل دنیا ذرا اِس بات کو کم جانتے ہیں
خاک ساری میں جو رفعت ہے، وہ ہم جانتے ہیں

۳

چین پاتا ہے جہاں دل اُسے گھر کہتے ہیں
جہاں مشکل نہ ہو مشکل ، اُسے گھر کہتے ہیں
ہو جو اِقدار کا حامل ، اُسے گھر کہتے ہیں
ہو جہاں عشرتِ منزل ، اُسے گھر کہتے ہیں
گھر میں ہوتا ہے سدا شام و سحر کا آرام
حدِ راحت ہے جسے کہتے ہیں ''گھر کا آرام''

۴

جس میں بنتی ہے قرابت ، وہی گھر ہوتا ہے
جس میں ملتی ہے وراثت ، وہی گھر ہوتا ہے
جس میں رہنا ہے سعادت ، وہی گھر ہوتا ہے
جس میں بڑھتی ہے محبّت ، وہی گھر ہوتا ہے
جس میں اخلاص ہو واجب ، اُسے گھر کہتے ہیں
جس میں ہو حفظِ مراتب ، اُسے گھر کہتے ہیں

۵

ہر اک انسان کو ہوتی ہے ضرورت گھر کی
گھر کے افراد پہ واجب ہے حفاظت گھر کی
گھر میں رہنے سے جو ہوجاتی ہے عادت گھر کی
اسی عادت سے پنپتی ہے محبت گھر کی
گھر کی اُلفت سَببِ حُبِّ وطن ہوتی ہے
عندلیبوں ہی سے تزئینِ چمن ہوتی ہے

۶

جس میں دیوار ہو ، در ہو ، اُسے گھر کہتے ہیں
شام ہو جس میں ، سحر ہو ، اُسے گھر کہتے ہیں
جس میں اُلفت کا شجر ہو ، اُسے گھر کہتے ہیں
جس کی شاخوں پہ ثمر ہو ، اُسے گھر کہتے ہیں
جانتے بھی ہیں کہ گھر ماں کا ہے یا باپ کا ہے
پھر بھی مہمان سے کہتے ہیں کہ گھر آپ کا ہے

۷

راہِ تاثیر و اثر ہے ، جسے گھر کہتے ہیں
اک گذر گاہِ خبر ہے ، جسے گھر کہتے ہیں
ایک اندازِ نظر ہے ، جسے گھر کہتے ہیں
تربیت گاہِ بشر ہے ، جسے گھر کہتے ہیں
گھر ہے اقدار کا سانچہ ، جہاں ڈھلتے ہیں مزاج
گھر بدلتا ہے تو لوگوں کے بدلتے ہیں مزاج

۸

وہی جنّت تھی جو انسان کا پہلا گھر تھا
کوئی تکلیف نہیں تھی ، بہت اعلیٰ گھر تھا
جس سے اچھا نہیں ممکن ہے وہ اچھا گھر تھا
مثل جس کی نہیں دنیا میں وہ ایسا گھر تھا
وہ جو فردوس کے پائے تھے ، قبالے بھی گئے
پھر ہوا یوں کہ اُسی گھر سے نکالے بھی گئے

۹

ذہنِ تاریخ میں ہے گھر کا تصوّر کب سے
جب سے خلقت ہوئی آدم کی یقیناً تب سے
گھر جو جنّت میں ملا رہنے کو اپنے رب سے
وار دشمن نے بھی کاری کیا ایسے ڈھب سے
زندگی کو یہ نیا درد کا احساس ملا
ہجر حوّا کا ہوا ، رہنے کو بن باس ملا

۱۰

یوں ہوئی خُلد سے انسان کی پہلی ہجرت
دیر کچھ بھی نہ لگی ، ہوگئی فوری ہجرت
اختیاری تو نہ تھی ، صاف تھی جبری ہجرت
اچّھی کب حضرتِ آدمؑ کو لگی تھی ہجرت
سُننے والا ہی نہ تھا ، سلب تھی گویائی بھی
گھر میں گھر والی نہ تھی ، مونسِ تنہائی بھی

۱۱

کچھ ضرورت سے بھی ہو کم کہ زیادہ گھر ہو
تنگ مفلس کی طرح ہو کہ کُشادہ گھر ہو
بیچ جنگل میں ہو یا برسَرِ جادہ گھر ہو
سنگِ مَرمَر سے منقّش ہو کہ سادہ گھر ہو
بزمِ ہستی میں ہے ہر اک کو ضرورت گھر کی
بستیاں بستی ہیں دُنیا میں بدولت گھر کی

۱۲

گھر ہیں پربت پہ کہیں زیرِ زمیں ہوتے ہیں
ہیں انگوٹھی میں بھی گھر جن میں نگیں ہوتے ہیں
نہیں ہوتے ہیں کہیں اور کہیں ہوتے ہیں
وہ بھی ہیں جن کے کہ گھر بار نہیں ہوتے ہیں
موت آجائے انہیں یہ تو مقدّر بھی نہیں
لوگ زندہ بھی ہیں ، رہنے کو کوئی گھر بھی نہیں

۱۳

مہرباں کا ، ستم ایجاد کا گھر ہوتا ہے
صید کا ہوتا ہے ، صیاد کا گھر ہوتا ہے
کفر کا ہوتا ہے ، الحاد کا گھر ہوتا ہے
گھر ہے مقتول کا ، جلّاد کا گھر ہوتا ہے
سببِ صورتِ امکاں بھی ہے گھر کی صورت
جوشِ وحشت میں بیاباں بھی ہے گھر کی صورت

۱۴

گھر بدی کے بھی ہیں ، نیکی کے بھی گھر ہوتے ہیں
گھر ہیں خشکی کے بھی ، پانی کے بھی گھر ہوتے ہیں
شیشے کے ، سنگ کے ، لکڑی کے بھی گھر ہوتے ہیں
کپڑے کے ، پھوس کے ، مٹّی کے بھی گھر ہوتے ہیں
کتنا محفوظ ہے ، مضبوط ، نرالا گھر ہے
تارِ ریشم سے بنا ، مکڑی کا جالا گھر ہے

۱۵

گھر کا آنگن ہو جہاں دھوپ بھی آئے جائے
ہوں جہاں دولتِ دنیا پہ بھی دیں کے سائے
دل کسی کا نہ کہیں گھر سے بگڑنے پائے
گھر کا بھیدی ہی تو ہوتا ہے جو لنکا ڈھائے
جس میں کچھ بس نہیں چلتا ہے وہ گھر جبر کا ہے
آخری گھر ہے جو دنیا میں وہ گھر قبر کا ہے

۱۶

بزمِ اَفلاک میں ہے شمس و قمر کی زینت
نظمِ اوقات میں ہے شام و سحر کی زینت
رِشتے ناتوں سے ہوا کرتی ہے گھر کی زینت
ماں ، بہن ، بھائی ، پسر اور پدر کی زینت
بات تو یہ ہے مکینوں سے مکاں بنتا ہے
بستیوں ، شہروں ، محلّوں سے جہاں بنتا ہے

۱۷

چاند کے گِرد جو ہے نور کا ہالہ گھر ہے
آبِ باراں کو تو برسات کا نالہ گھر ہے
کوئی نیچا تو کوئی سیڑھیوں والا گھر ہے
نسلِ آدم میں تو ہر اک کا حوالہ گھر ہے
ضبطِ تحریر میں کچھ حد سے سِوا گھر کا ہے
نام کے ساتھ بھی دیکھو تو پتا گھر کا ہے

۱۸

گھر ہے عینک کا بھی ، تلوار کا گھر ہوتا ہے
گھر ہے اپنوں کا بھی ، اغیار کا گھر ہوتا ہے
گھر ہے غافل کا بھی ، ہُشیار کا گھر ہوتا ہے
گھر ہے محکوم کا ، سردار کا گھر ہوتا ہے
اور منعم کا ہے گھر ، اور ہے مزدور کا گھر
جلوۂ نور کی منزل ہو تو ہے طور کا گھر

۱۹

راہ میں راہ نما ، راہ گذر کی باتیں
اچھّی لگتی ہیں مسافر کو سفر کی باتیں
ہوتی رہتی ہیں اِدھر اور اُدھر کی باتیں
دل میں گھر کرتی ہیں ، ہوتی ہیں جو گھر کی باتیں
خستہ تن راحت و آرام کو گھر آتا ہے
صُبح کا بھولا ہوا ، شام کو گھر آتا ہے

۲۰

دل میں شاگرد کے اُستاد کا گھر ہوتا ہے
ساتھ رہتا ہے تو ہم‌زاد کا گھر ہوتا ہے
داد کا ہوتا ہے ، بے‌داد کا گھر ہوتا ہے
شہرِ امکاں میں تو اُفتاد کا گھر ہوتا ہے
گھر ہو ویران تو جنّات کا مسکن بن جائے
بھری آبادی میں موجود ہو اور بَن بن جائے

۲۱

گھر پہ قبضہ کبھی جنّات کا سنتے ہیں کہیں
سلسلہ لُطف و عنایات کا سُنتے ہیں کہیں
دردِ سَر اک ہمہ اوقات کا سنتے ہیں کہیں
کبھی دستورِ مواخات کا سنتے ہیں کہیں
کہیں افلاس کی راہیں نہیں رہنے پاتیں
کہیں لوگوں کی پناہیں نہیں رہنے پاتیں

۲۲

اثر آسیب و طلسمات کا ہوجاتا ہے
رہتے بستے گُزر آفات کا ہوجاتا ہے
فرق ماحول میں دن رات کا ہوجاتا ہے
کچھ بتنگڑ بھی کبھی بات کا ہوجاتا ہے
پھر تحیّر کے کمالات دکھانے کے لیے
پیر آتے ہیں کرامات دکھانے کے لیے

۲۳

کشتِ اُلفت کا شجر ہے، جسے گھر کہتے ہیں
رامشِ قلب و نظر ہے، جسے گھر کہتے ہیں
بہتر از لعل و گُہر ہے، جسے گھر کہتے ہیں
رہنے والوں کا اثر ہے، جسے گھر کہتے ہیں
بات ہر گھر کی، محلّے کی جدا ہوتی ہے
جیسے ہوتے ہیں مکیں، ویسی فضا ہوتی ہے

۲۴

فرض کے ساتھ ہی تعقیب کے گھر ہوتے تھے
کُفر و الحاد کی، تکذیب کے گھر ہوتے تھے
حُسنِ اخلاق کی ترغیب کے گھر ہوتے تھے
وہ ہمارے تھے، جو تہذیب کے گھر ہوتے تھے
گھر کے لوگوں میں محبّت تھی تو گھر جنّت تھے
اسی دنیا میں تھے موجود مگر جنّت تھے

۲۵

کب نظر آتے ہیں جو تھے جدواب کے آداب
اب نہیں ملتے حسب اور نسب کے آداب
بدلے سب، مہر و وفا، غیظ و غضب کے آداب
اور ہی ہوتے تھے اربابِ ادب کے آداب
کیوں اُن اِقدار کا مظہر نہیں رہنے دیتے
جس میں رہتے ہیں، اُسے گھر نہیں رہنے دیتے

۲۶

ساکھ ہوتی ہے گھروں کی بھی، بھرم ہوتا ہے
ایک اِک حرف محبّت کا رقم ہوتا ہے
عیش و عشرت بھی بہم، غم بھی بہم ہوتا ہے
جتنا اِظہارِ محبت ہو، وہ کم ہوتا ہے
پاس رشتوں کا ہو، گھر کا ہو، تو گھر بنتا ہے
ساتھ رہنے کا سلیقہ ہو، تو گھر بنتا ہے

۲۷

گھر کی تہذیب ہے گھر والوں کے کردار کا نام
زندگی ساتھ بسر کرنے کے اطوار کا نام
جو زمانے سے مروّج ہیں ان اقدار کا نام
گھر نہیں ہوتا ہے خالی در و دیوار کا نام
گھر پہ گھر والوں کی طینت کا اثر ہوتا ہے
جس میں خوبو ہو مکینوں کی وہ گھر ہوتا ہے

۲۸

جس میں ایثار کی دولت نہ ہو ، وہ گھر کیسا
جس میں ہر فرد کی عزت نہ ہو ، وہ گھر کیسا
جہاں آپس میں مروّت نہ ہو ، وہ گھر کیسا
پھول سے بچّوں پہ شفقت نہ ہو ، وہ گھر کیسا
کشتیِٔ زیست کا لنگر نہیں کہتے اُس کو
جہاں اخلاص نہ ہو ، گھر نہیں کہتے اُس کو

۲۹

گھر کے لوگوں کی رَوِش گھر کا چلن بنتی ہے
پُختہ ہوجائے تو اک رَسمِ کُہن بنتی ہے
اچّھی ہوتی ہے تو ناموسِ وطن بنتی ہے
ورنہ تاریخ کے ماتھے کی شِکن بنتی ہے
وقت کے ساتھ حکایات جنم لیتی ہیں
اِس روش ہی سے روایات جنم لیتی ہیں

۳۰

ہر قبیلے کے جدا ، نام و نسب کے آداب
کوئی رکھتا ہے عجم ، کوئی عرب کے آداب
دن کے آداب الگ ، اور ہیں شب کے آداب
لائقِ فکر و نظر ہوتے ہیں سب کے آداب
قلبِ باطل میں نظر آتا ہے شیطان کا گھر
دل میں ایماں ہو تو دل ہوتا ہے رحمان کا گھر

۳۱

قصرِ باطل میں ہمارا ہی لہو شامل ہے
شہ رگِ حق سے بہا ، خونِ گلو شامل ہے
روشِ ظلم میں اک نسل کی خو شامل ہے
وہ عداوت ہے کہ اولادِ عَدو شامل ہے
سولیاں ہم کو ہی دی جاتی تھیں بازاروں میں
ہم ہی تو زندہ چُنے جاتے تھے دیواروں میں

۳۲

ہم مگر حق و صداقت کے عَلَم دار رہے
جو بھی مظلوم ہوا ، اُس کے طرف دار رہے
گو بہت سب کی نگاہوں میں گنہ گار رہے
اُلفتِ آلِ محمدؐ میں گرفتار رہے
بادِ صرصر نے بہت گُل کیے اِس گھر کے چراغ
بجھ نہیں پائے مگر اُلفتِ حیدر کے چراغ

۳۳

دل میں جو آلِ محمدؐ کی وِلا رہتی ہے
گھر وہی گھر ہیں ، جہاں بوئے وفا رہتی ہے
شرم باتوں میں تو آنکھوں میں حیا رہتی ہے
اُس کو دیکھو جو یہاں خلقِ خدا رہتی ہے
جو تصوّر ہے بزرگوں کی ودیعت لینا
گھر کا مغرب میں تصوّر جو ہے ، وہ مت لینا

۳۴

اب بھی اچھّے ہیں اگر کچھ تو تمہارے گھر ہیں
پیار ہی پیار ہے جن میں ، یہ وہ پیارے گھر ہیں
روشنی دیتے ہیں یہ ایسے منارے گھر ہیں
صرف گھر ہی نہیں ، مکتب ہیں ، ادارے گھر ہیں
جس کے حق دار ہیں وہ حُرمت و عزت رکھے
اِن گھروں کو سدا اللہ سلامت رکھے

۳۵

یہ جو کچھ آلِ محمدؐ سے ہے نسبت باقی
اِسی نسبت سے تو ہے نفسِ طہارت باقی
ہے تمہارے ہی گھروں میں وہ متانت باقی
جس متانت سے ہے نسلوں کی شرافت باقی
سب اِسی گھر کا ہے یہ فیض جو ملتا ہے تمہیں
فخر جتنا کرو اِس بات پہ ، زیبا ہے تمہیں

۳۶

آپ مجلس میں جہاں بیٹھے ہیں☆ ، یہ بھی گھر ہے
اہلِ دنیا کا ہے اور خیر سے دینی گھر ہے
ہے درِ علم سے نسبت ، تو یہ علمی گھر ہے
ارضِ باطل پہ ہے ، لیکن یہ حُسینی گھر ہے
حق کی راہوں پہ یہاں بیٹھ کے چلنا سیکھو
خود تو بدلے ہو ، زمانے کو بدلنا سیکھو

☆ ادارۂ جعفریہ، میری لینڈ، امریکا

۳۷

غار کے لوگوں کی تاریخ میں قطمیر کا گھر
جورِ حاکم سے بچے ، ڈھونڈھا جو تدبیر کا گھر
عام سا غار ، نہیں ہے فنِ تعمیر کا گھر
خوش نصیبی سے وُہی بن گیا تقدیر کا گھر
کتنی صدیوں سے اِسی غار میں وہ خفتہ ہیں
سورۂ کہف بھی شاہد ہے کہ وہ زندہ ہیں

۳۸

ڈھب ہر اک گھر کا الگ ، ڈھنگ جُدا ہوتا ہے
مٹّی ہوتی ہے جُدا ، سنگ جُدا ہوتا ہے
آہن و زنگ جُدا ، رنگ جُدا ہوتا ہے
نوحے کا ، نغمے کا آہنگ جُدا ہوتا ہے
شعر کے باب میں ہم بات اٹل کہتے ہیں
شعرِ تر ہو ، تو اُسے بیتِ غزل کہتے ہیں

۳۹

مجھ کو گھر بیٹھے ملی ، دولتِ افکارِ سخن
میرے شعروں سے بڑھی ، گرمئ بازارِ سخن
نظر آنے لگے ہر سمت خریدارِ سخن
ذکرِ مولا سے بڑھا اور بھی معیارِ سخن
علم کے در سے جو لپٹی ہے جماعت ، دیکھو
آؤ مجلس کا مِری حُسنِ سماعت دیکھو

۴۰

ہیں جو ناواقفِ آدابِ عزائے مظلوم
وہ ہیں بیگانۂ غم ، اُن کو بھلا کیا معلوم
دشمنِ آلِ محمدؐ ہیں سدا کے محروم
میں نے دیکھی ہے کتابوں میں حدیثِ معصوم
دَرسخی کا ہے ، تو ہر اِک کا بھلا ہوتا ہے
بیت پر بیت کا انعام عطا ہوتا ہے

۴۱

خوب ہیں آب و ہوائے گُل و گلزارِ سخن
سامنے میرے کُھلے رہتے ہیں اَسرارِ سخن
سَر پہ سجنے لگا اب طُرّۂ دستارِ سخن
زیب دیتا نہیں لیکن کوئی پندارِ سخن
سَہل جو قدرتِ قرطاس و قلم ہے مجھ پر
شکر کرتا ہوں کہ مولا کا کرم ہے مجھ پر

۴۲

میرے حالات میں مشکل تھا بہت کارِ سخن
پھر بھی دیکھو تو مِری "لذتِ گفتارِ سخن"☆
ہاتھ آئی ہے مِرے دولتِ بیدارِ سخن
مجھ کو مفلس نہ سمجھنا کہ ہوں زردارِ سخن
مدحِ مولاؑ میں مِرے شعروں کے دفتر ہیں بہت
مجھ کو کیا فکر ہے، جنت میں مِرے گھر ہیں بہت

☆ شاعر کے مجموعۂ غزل کا نام

۴۳

گھر ہیں فولاد کے، تنکوں کے بھی گھر ہوتے ہیں
گھر بُروں کے بھی ہیں، اچھّوں کے بھی گھر ہوتے ہیں
گھر ہیں جھوٹوں کے بھی، سچّوں کے بھی گھر ہوتے ہیں
حد یہ ہے خانہ بدوشوں کے بھی گھر ہوتے ہیں
خیمے کاندھوں پہ رکھے دن کو سفر کرتے ہیں
گھر وہ ہوتا ہے، جہاں رات بسر کرتے ہیں

۴۴

گھر کی اپنی تو کوئی خو، نہ سلیقہ، نہ مزاج
خود بدلتا ہی نہیں یہ تو جو کل تھا، وہی آج
اپنی تبدیلی کو رہتا ہے کسی کا محتاج
شکل اس کی بھی بدل جاتی ہے، بدلے جو سماج
شاہ راہوں پہ رواں شام و سحر دیکھے ہیں
ہم نے اس عہد میں چلتے ہوئے گھر دیکھے ہیں

۴۵

دید و نادید میں پنہاں ہے نظر کی حُرمت
وصفِ اخلاق ہے دیوار کی، در کی حُرمت
جس طرح اہلِ ہُنر میں ہے ہُنر کی حُرمت
اہلِ خانہ بھی رکھا کرتے ہیں گھر کی حُرمت
راحت و زیست کا سامان بھی دے دیتے ہیں
گھر کی حُرمت کی لیے جان بھی دے دیتے ہیں

۴۶

اہلِ خانہ سے ہوا کرتی ہے عزّت گھر کی
اہلِ خانہ ہی بدل دیتے ہیں حالت گھر کی
مشکل آساں ہے جو حاصل ہو سہولت گھر کی
قیدخانہ سے تو بہتر ہے حراست گھر کی
کبھی اس طرح بھی در بند کیے جاتے ہیں
گھَر میں انسان نظر بند کیے جاتے ہیں

۴۷

بگڑے ماحول میں اِک اِک کو سنبھلنا ہوگا
نئی راہوں پہ بہت دیکھ کے چلنا ہوگا
ڈھالنا ہوگا کہ اِقدار میں ڈھلنا ہوگا
یہ جو مشکل ہے ، تو مشکل سے نکلنا ہوگا
ذمّہ داری یہ ہماری ہے کہ دیں گھر کا شعور
گھر کے اندر ہی بنا کرتا ہے باہر کا شعور

۴۸

کرم اللہ کا ، ماں باپ کی شفقت گھر میں
پاسِ اخلاص و وفا ، مہر و محبّت گھر میں
نسل در نسل بزرگوں کی ریاضت گھر میں
جو کہیں سے نہیں ملتی ہے ، وہ دولت گھر میں
گھر میں جو ملتی ہے نعمت ، وہ کہاں ملتی ہے
جس کے پیروں تلے جنت ہے، وہ ماں ملتی ہے

۴۹

یہ جو ہے گھر کی بہو ، اس کا بھی کچھ احساس
اور ہے کون جو ہو اس کا یہاں قدر شناس
اس کے میکے کا یہاں پر نہ کوئی آس ، نہ پاس
باپ کوئی تو سُسر ، ماں جو کوئی ہے تو ہے ساس
اپنی دنیا نئی اِک اِس نے بسائی ہے یہاں
اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کے آئی ہے یہاں

۵۰

اہلِ خانہ ہوں اگر خیر سے سب رُتبہ شناس
گفتگو نرم بھی ہو اور ہو لہجہ میں مٹھاس
ہو جو ہر ایک کو ، ہر ایک کے جذبات کا پاس
بھائی ہوں عونؑ و محمدؑ ، تو چچا ہوں عباسؑ
سب ہی رشتے ہیں یہاں سب کی تا آسّی کرلیں
ماں ، پھوپھی ، حضرت زینبؑ کی تا آسّی کرلیں

۵۱

جس کی تعمیر کی آدمؑ نے ، وہ پہلا گھر تھا
مٹّی پانی سے بنایا ہوا کچّا گھر تھا
صرف کچّا ہی نہیں تھا بڑا چھوٹا گھر تھا
مِثل کوئی نہ تھی موجود ، اکیلا گھر تھا
اک پیمبرؑ نے بنائی جو عمارت گھر کی
لامکاں سے ہوئی نسبت ، یہ ہے عظمت گھر کی

۵۲

عالمِ قُدس میں اک بیت ہے بیت المعمور
قریۂ نور میں جس گھر کی فضا نور ہی نور
ہر گھڑی جس کے طوافوں پہ فرشتے مامور
یہی اِس گھر کا تقدس ، یہی اِس کا دستور
کیا خبر ہے رکھا بنیاد کا پتّھر کس نے
کیا خبر ہے کہ یہ تعمیر کیا گھر کس نے

۵۳

کوئی اس گھر کا مکیں ہے کہ نہیں ، کیا معلوم
یہاں کس کس نے جھکائی ہے جبیں ، کیا معلوم
بیٹھے ہوں حضرتِ عیسیٰؑ بھی وہیں ، کیا معلوم
مثلِ کعبہ ہو سرِ عرشِ بریں ، کیا معلوم
اک عبادت کا حوالہ ہو فرشتوں کے لیے
قبلۂ عالمِ بالا ہو ، فرشتوں کے لیے

۵۴

چشمِ تخئیل کا اعجازِ نظر ہو جیسے
اگلی منزل کی گذرگاہ کا دَر ہو جیسے
بدنِ نافِ زمیں پر کوئی سر ہو جیسے
فرش سے عرش تلک ایک ہی گھر ہو جیسے
ایک ہی سیدھ میں دونوں ہیں تو اب ، کیا کہیے
اسی کعبہ کی اُسے منزلِ بالا کہیے

۵۵

اِسی کعبہ کو تو اللہ کا گھر کہتے ہیں
لا مَکاں ہے مِرا معبود ، مگر کہتے ہیں
اہلِ دیں ، اہلِ نظر ، اہلِ خبر کہتے ہیں
ایک دو بار نہیں ، شام و سحر کہتے ہیں
پہلے بندے سے خدا نے اِسے بنوایا ہے
اِسی گھر سے تو نصیری نے خدا پایا ہے

۵۶

بنی ہاشمؑ کا وہ گھر سارے گھروں میں ممتاز
سرفروشوں کا قبیلہ تھا ، رہا سر افراز
زائروں کی وہ پذیرائی کا اعلیٰ انداز
ابوطالبؑ کو یہ اللہ نے بخشا اعزاز
شاہِ کونین پَلا خاک نشیں کے گھر میں
رَب نے محبوب کو بھیجا تو اِنہیں کے گھر میں

۵۷

معرضِ بحث میں ایمان ابوطالبؑ کا
رہتی دنیا پہ ہے احسان ابوطالبؑ کا
اپنے معبود سے پیمان ابوطالبؑ کا
ذوالعشیرہ کا وہ اعلان ابوطالبؑ کا
جس کی نسلوں کا لہو شہ رگِ اسلام میں ہے
ساری تکلیف مسلماں کو اُسی نام میں ہے

۵۸

وہ بھی اک گھر ہے مقابل پہ زرا قابلِ دید
جس کے اَسلاف کے اخلاف میں اک فرد یزید
دشمنِ عترتِ اطہار ، نجس اور پلید
اِس حقیقت کی جو ممکن ہو تو کیجے تردید
اپنے گھر ہی کا اثر اُس نے دکھایا ہوگا
جس نے حمزہؑ کے کلیجے کو چبایا ہوگا

۵۹

جد ہیں اک گھر کے محمدؐ ، تو نواسے حسنینؑ
باپ مولائے جہاں ، فاتحِ صفّین و حنُین
ماں بھی زہراؑ سی کہاں ارض و سما کے مابین
گھر کا گھر حاملِ مصداقِ حدیثِ ثقلَینَ
تھے مکیں ایسے مؤثر کہ اثر بول اٹھا
بودوباش ایسی کہ مٹی کا بھی گھر بول اٹھا

۶۰

یہ وہی گھر ہے جہاں شافعِ محشرؐ آئے
یہ وہی گھر ہے جہاں ساقیِ کوثرؑ آئے
نوکری کرنے کو جبریل برابر آئے
چرخ سے تارا اِسی گھر میں اتر کر آئے
یہ وہی گھر تو ہے قرآن جہاں اُترا ہے
کُلِّ ایمان کا ایمان جہاں اُترا ہے

۶۱

جس کے ہونے سے ہوئی خِلقتِ اَفلاک ، وہ گھر
جس کا سردار ہوا سَیّدِ لولاک ، وہ گھر
جس کو خود آیۂ تطہیر کہے پاک ، وہ گھر
سامنے جس کے ہے دنیا ، خس و خاشاک وہ گھر
اس گھرانے سے وفا ہو ، تو وفا راضی ہے
ہو جو اِس گھر سے تعلق ، تو خدا راضی ہے

۶۲

جس سے ممکن ہوا ایمان کا ادراک ، وہ گھر
آئی بچّوں کی جہاں خُلد سے پوشاک ، وہ گھر
جس کے جوتوں کی گئی عرش تلک خاک ، وہ گھر
جس کی مٹّی بھی تھی مسجد کی طرح پاک ، وہ گھر
ساری دنیا کے گھروں سے یہ جُدا رہتا ہے
دَر اِسی گھر کا تو مسجد میں کھُلا رہتا ہے

۶۳

نہ کوئی ایسا مکاں اور نہ مکیں اِن جیسا
ڈھونڈھنے سے بھی نہ پاؤ گے کہیں اِن جیسا
سارے عالم میں کوئی اور نہیں اِن جیسا
عرش والوں میں نہیں خاک نشیں اِن جیسا
بوترابؑ اس کا مکیں ہے ، یہ شرف خاک کا ہے
قابلِ رشک یہ گھر پنج تنِؑ پاک کا ہے

۶۴

نہ کوئی سچّا ہے اِن سا ، نہ امیں اِن جیسا
دیں کی قسمت کہ ملے حاملِ دیں اِن جیسا
کسی محفل میں نہیں صَدر نشیں اِن جیسا
حُسنِ عالم میں نہیں کوئی حسیں اِن جیسا
نہ وہ یوسف کا ، نہ یوسف کے خریدار کا حُسن
یہ مدینہ کا ہے ، وہ مصر کے بازار کا حُسن

۶۵

سارے عالم میں ہیں مشہور فسانے اِن کے
فخر سے لکھتی ہے تاریخ زمانے اِن کے
گھر میں بھیجا ہے فرشتوں کو ، خدا نے اِن کے
سب گھرانوں سے معزّز ہیں گھرانے اِن کے
نہیں یہ لفظ کسی گھر کے مکینوں کے لیے
''اہلِ بیتؑ'' آیا اسی گھر کے مکینوں کے لیے

۶۶

بی بی مریمؑ سے سِوا ، آپ ہیں عیسیٰؑ سے سِوا
اہلِ ایماں سے جو پوچھو تو کہیں گے ، مولا
نام سُن لے گا نُصیری ، تو پکارے گا خُدا
خود جو پوچھو گے علیؑ سے ، تو خدا کا بندہ
گھر ولادت کا بھی کعبہ ہے ، کلیسا تو نہیں
ابوطالبؑ کا ہے ، اللہ کا بیٹا تو نہیں

۶۷

دین کامِل ہوا ، اور نعمتیں سب اِن پہ تمام
ہے اسی گھر کے وسیلہ سے جہاں میں اسلام
ہے اسی گھر کا خلف میرے زمانے کا امامؑ
یہ وہی گھر ہے پیمبرؐ جہاں کرتے تھے سلام
کس نے اس گھر کے سِوا ایسے شرف پائے ہیں
بے اجازت تو فرشتے بھی نہیں آئے ہیں

۶۸

اِذن پاتے ہیں تو آتے ہیں فرشتے گھر میں
پَیرہَن عید کے لاتے ہیں فرشتے گھر میں
جھولا بچّوں کو جُھلاتے ہیں فرشتے گھر میں
لوریاں آکے سناتے ہیں فرشتے گھر میں
گھر کے صاحِب کو تو مولائے جہاں کہتے ہیں
گھر کی خاتون کو خاتونِ جناں کہتے ہیں

۶۹

اِسی گھر سے تو بلاؤں کی بھی رَد رہتی تھی
اسی گھر پر تو فرشتوں کی رَسَد رہتی تھی
شامِلِ حال جو خالق کی مَدَد رہتی تھی
جو یہ کرتے تھے ، وہی حق کی سَنَد رہتی تھی
بھیڑ مخلوق کی پھر شام و سَحَر لگتی ہے
ایسا گھر ہو تو زمانے کی نَظَر لگتی ہے

۷۰

ساری دنیا میں اسی گھر سے عقیدت ہے مجھے
اس کی دہلیز پہ سر رکھنے کی عادت ہے مجھے
شکر خالق کا کہ اس گھر سے ہی نسبت ہے مجھے
یہ نسب کی جو سیادت ہے ، سعادت ہے مجھے
سب اسی گھر کے ہیں شامل جو عبادات میں ہیں
ذکر ان کے ہی تو قرآن کی آیات میں ہیں

۷۱

میری آنکھوں نے بھی اِک گھر کی زیارت کی ہے
جس میں رہ کر مِرے مولا نے ہدایت کی ہے
عام مفہوم میں دنیا کے ، خلافت کی ہے
چار اماموں نے اسی گھر میں عبادتِ کی ہے
عَلَوی عہد کی عَظمت کا نشاں آج بھی ہے
شہرِ کوفہ میں وہ مٹی کا مکاں آج بھی ہے

۷۲

ایک گھر ہے جہاں رہتے ہیں امامِ دوراں
گھر تو موجود ہے لیکن نہیں معلوم کہاں
منتظر بیٹھے ہیں دیدار کے اہلِ ایماں
نظر آجائے ملاقات کا کوئی امکاں
کام آنا ہی تو کام اُن کا ہے ، کام آتے ہیں
بے پتا لکھے ، عریضے بھی پہنچ جاتے ہیں

۷۳

میں تو جاتا نہیں بھولے سے کسی یار کے گھر
اپنے گھر اتنے ہیں، کیوں جاؤں میں اغیار کے گھر
جاؤں مقدادؑ کے ، سلمانؑ کے ، عمارؑ کے گھر
جا کے قنبرؑ سے ملوں حیدرِ کرارؑ کے گھر
یہ وہی گھر ہے جہاں اہلِ کساء رہتے ہیں
اہلِ جمہور میں خاصانِ خدا رہتے ہیں

۷۴

کربلا سلسلۂ اہلِ وفا کا گھر ہے
نرغۂ کفر میں ، اربابِ خدا کا گھر ہے
وادیِ ظلم میں مظلومِ جفا کا گھر ہے
راہ کہتی ہے یہی راہ نما کا گھر ہے
سب ہی اعلیٰ ہیں یہاں ، ایسا یہ عالی گھر ہے
یہ بھی اک عالمِ امکاں کا مثالی گھر ہے

۷۵

اپنا گھر چھوڑ کے جنگل کو بسانے والے
دشتِ بےآب کو گُل‌زار بنانے والے
گھر کا گھر مرضیٔ مولا میں لُٹانے والے
تجھ کو سمجھے نہیں اب تک یہ زمانے والے
قبر ننھی سی جو مقتل میں بنا دی تو نے
طاقتِ صبر زمانے کو دِکھا دی تو نے

۷۶

تجھ سا صابر نہ زمانے میں کوئی آیا ہے
صبرِ ایوبؑ ترے صبر سے شرمایا ہے
زخم پر زخم سرِ دشتِ بلا کھایا ہے
تو نے پردیس میں ہر داغِ جگر پایا ہے
کم سِن و پیر و جواں دین پہ قربان کیے
کتنے گھر خانۂ معبود پہ ویران کیے

۷۷

گھر حبیبِ شہِ صفدر کا ہوا ہے ویراں
گھر وفادار برادر کا ہوا ہے ویراں
گھر تو انصار کا ، یاور کا ہوا ہے ویراں
گھر رہِ حق میں بہتّر کا ہوا ہے ویراں
راہِ اسلام میں یوں حاملِ بےداد ہوئے
ان کے گھر پھر نہ جہاں میں کبھی آباد ہوئے

۷۸

خانۂ آلِ محمدؐ پہ تو آئی اُفتاد
گلشنِ دینِ الٰہی ہوا پھر سے آباد
ہائے کیا آلِ محمدؐ پہ ہوئی ہے بےداد
"کربلا ہوگئی آباد ، مدینہ برباد"
کربلا میں جو بھرے گھر کی یہ قربانی ہے
گھر میں یثرب کے بھی ویرانی سی ویرانی ہے

۷۹

کبھی صغرٰا نے تصوّر میں جُھلایا جھولا
کبھی معصوم سکینہؑ کو بہت یاد کیا
کبھی عبّاسؑ کی شفقت کا خیال آنے لگا
کبھی اکبرؑ کے خیالوں میں لگایا سہرا
گھر کی ویرانی میں کیا کیا نہیں سوچا دل میں
نیگ اکبرؑ سے ہے لینے کی تمنّا دل میں

۸۰

اب تو گھر کے در و دیوار اسے ڈستے ہیں
گھر کے افراد خبر کیا ہے ، کہاں بستے ہیں
قافلے والے خدا جانے کہ کس رستے ہیں
جب ستم گار سکینہؑ کا گلا کستے ہیں
اس کی گردن میں بھی تکلیف بہت ہوتی ہے
یاد آتی ہے بہن کی تو بہن روتی ہے

۸۱

گھر میں موجود پیمبرؐ کی نہیں ہے تصویر
جُھولا رکھا ہے تو جُھولے میں نہیں ہے بے شیر
کس سے کھیلے کہ نہیں ہے وہ سکینہؑ ہمشیر
دَر پہ عبّاسؑ چچا اب ہیں ، نہ بابا شبّیرؑ
جب مَیں گھر کے سدھارے ، تو قیامت دیکھی
بس برستی در و دیوار سے وحشت دیکھی

۸۲

دل نہیں لگتا کسی طور بھی گھر میں اُس کا
وہ ہے بیمار ، مسیحا ہے سفر میں اُس کا
گھر کا گھر لٹ گیا ، اک راہ گزر میں اُس کا
گھر ہے ویران بہت اپنی نظر ہیں اُس کا
در و دیوار پہ جب اُس کی نظر جاتی ہے
اک قیامت دلِ صغرؑا پہ گزر جاتی ہے

۸۳

ایسا گھر کوئی بھی دنیا میں نہ ہوگا برباد
جیسا باقرؑ ہوا گھر ، آلِ نبیؐ کا برباد
مانگ اُجڑی ہوئی ، آغوشِ تمنّا برباد
جادۂ حق پہ یہ گھر ہو گیا کیسا برباد
راہِ اسلام میں اب تک وہ اَثر باقی ہیں
اِس لُٹے گھر سے مسلمانوں کے گھر باقی ہیں